ماہنامہ
لاہور
نعت
التفاتِ نعت
۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 18واں سال

[illegible] کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 18 | اپریل 2005 | شمارہ 4

التفاتِ نعت

سرپرستِ خصوصی
ایڈووکیٹ
ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی
سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر - اظہر محمود

منیجر: راجا اختر محمود

پبلشر:
راجا رشید محمود
صدر
ایوانِ نعت
رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
بیرونی ممالک سے 100 ڈالر

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر جیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

شاعر کا 34 واں اُردو مجموعۂ نعت

التفاتِ نعت

راجا رشید محمود

توجہات

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

موت سے تُو کر مجھے یوں آشنا پروردگار
آئے میری شہرِ طیبہ میں قضا پروردگار

میرے حق میں تُو کرے جب فیصلہ پروردگار
اِس میں بھی شامل ہو آقا ﷺ کی رضا پروردگار

حمد میں تیری رہوں یکسُو جہاں کو چھوڑ کر
ذکرِ سرور ﷺ میں رہوں میں باوفا پروردگار

منہ نہ موڑیں حشر کے دن مجھ سے سرکارِ جہاں ﷺ
زندگی میں تُو نہ ہو جانا خفا پروردگار

اپنا اور اپنے حبیبِ پاک ﷺ کا مدّاح رکھ
مرگ تک رکھ بے نیازِ ماسوا پروردگار

اُمّتِ سرور ﷺ میں مَیں محمودؔ پہلے آ چکا
پھر جھکا ہے تیرے آگے سر مرا پروردگار

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ شہرِ سیّدِ ابرار ﷺ اور تم؟
آنکھوں سے اُن کے روضے کا دیدار اور تم؟

کیوں تم نہ اپنی خُوبیٔ قسمت کو داد دو
فضلِ خدا، توجّہِ سرکار ﷺ، اور تم!

منظوری اِس کی شاید عطا کی حضور ﷺ نے
صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل ﷺ کا پرچار اور تم؟

گفتار تو تمھاری ہے ہر وقت نعت میں
لازم ہوئے ہیں خوبیٔ کردار اور تم

ہر کام میں خدا و نبی ﷺ کا جو نام لو
ممکن ہی کس طرح ہے کہ ہو ہار اور تم

طیبہ میں حاضری کی تمنّا کرو تو یوں
در پر خموشیٔ لب اظہار اور تم

محمودؔ سوچنا بھی ہے اِس باب میں خطا
آقا ﷺ کا چہرۂ دیدۂ بیدار اور تم

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبت آقا ﷺ کی دل پر ہوئی اثر انداز
تو میں نے مالِ جہاں کو کیا نظر انداز

پڑھو تو دل کی نگاہوں سے سورۂ کوثر
کہ یہ ہے مدحِ پیمبر ﷺ کا مختصر انداز

کیا ہے یادِ پیمبر ﷺ نے دل میں گھر جب سے
ہوئی ہیں تب سے نگاہیں مری گہر انداز

جو اُن ﷺ کے آنے سے پہلے نہ جانے والی تھی
وہ رات بھی تو بالآخر ہوئی سحر انداز

بروزِ حشر جو کھاتا عمل کا کورا ہوا
تو ہو گا نخلِ مدیحِ نبی ﷺ اثر انداز

کبھی کبھی تو یہ محسوس ہونے لگتا ہے
ہوا ہے مولوی دینِ نبی ﷺ میں در انداز

اڑان فکر کی محمودؔ نعت میں کیسی
کہ میرا طیرِ تخیل ہے بال و پر انداز

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چار سُو پھیلی ہُوئی رعنائیاں
ہیں مرے سرکار ﷺ کی رعنائیاں

منظرِ اِسرا نے کیں سرکار ﷺ میں
قدرتی و منطقی رعنائیاں

قُربِ "اَوْ اَدْنیٰ" پہ مُنتج ہو گئیں
داخلی و باہمی رعنائیاں

اتباعِ مصطفیٰ ﷺ سے جو ملیں
باطنی ہیں معنوی رعنائیاں

یاد آقا ﷺ کو کرو صبح و مسا
پاؤ گے تم ہر گھڑی رعنائیاں

میری روح و جاں پہ ہیں پرتو فگن
شہرِ آقا ﷺ کی سخی رعنائیاں

جن میں خوشبوئے مدینہ ہی نہیں
وہ ہیں بے شک کاغذی رعنائیاں

گردِ طیبہ سے جو واضح ہو گئیں
ہیں وہ ساری واقعی رعنائیاں

زِشت رُوئی ہے تعلّی نعت میں
دے گئی ہے عاجزی رعنائیاں

حُسنِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ ہے قدرتی
اور سب ہیں عارضی رعنائیاں

یادِ آقا ﷺ میں رُخِ محمودؔ پر
دیکھ لیجے شبنمی رعنائیاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائی ہیں مصطفیٰ ﷺ کی گلی کی سعادتیں
فضلِ خدا سے ہیں یہ ہمی کی سعادتیں

یہ فیض ہے حضوریٔ شہرِ حضور ﷺ کا
پائی ہیں آنکھ نے جو نمی کی سعادتیں

رنج و الم کے مارے ہوئے ساتھیو چلو
طیبہ میں چل کے پاؤ خوشی کی سعادتیں

عیدِ سعید کہیے قیامت کے روز کو
اس دن ملیں گی دیدِ نبی ﷺ کی سعادتیں

خوشبو بھرے حضورِ مکرّم ﷺ نے دی اسے
مقبول ہو گئی ہیں کلی کی سعادتیں

احقر پہ یوں نگاہِ کرم مصطفیٰ ﷺ نے کی
ہیں گریہ ہائے نیم شبی کی سعادتیں

محمودؔ ابرِ لطفِ نبی ﷺ مجھ پہ چھا گیا
یہ میری آنکھوں کی ہیں تری کی سعادتیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زبانِ قلب سے مدّاحِ سرکار ﷺ کر دیکھو
کرم خالق کا ہو گا، تم جو یہ اک بار کر دیکھو

نبی ﷺ کی شفقتوں سے استفادے کا شرف پاؤ
کسی سے لہجۂ الفت میں تم گفتار کر دیکھو

یہ دیکھو گے کہ تم ہو سایۂ سرکارِ رحمت ﷺ میں
جو متکبّر ہو انساں، اُس سے انکسار کر دیکھو

نبی ﷺ منظور فرماتے ہیں ہر عرضی غلاموں کی
تمنّاؤں کا اپنی تم یہاں اظہار کر دیکھو

محبّت مالِ دنیا سے نہ کرنا، حکمِ سرور ﷺ ہے
تم اپنے پاس سے اس کو کبھی دُھتکار کر دیکھو

ٹپکتی آتی پاؤ گے خدائے پاک کی رحمت
درودِ سرور و سرکار ﷺ کا پرچار کر دیکھو

پیمبر ﷺ خواب میں شاید شرف دیدار کا بخشیں
نگاہِ روح سے طیبہ کا تم دیدار کر دیکھو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ سرکار ﷺ پر جس نے صدا کی
اُسے آقا ﷺ نے ہر اک شے عطا کی

ذرا غافل نہ ہو "صَلِّ علیٰ" سے
تجھے جو ہو خبر روزِ جزا کی

لگائے وہ مدینے میں گلے سے
عنایت ہو اگر مجھ پر قضا کی

بقیعِ پاک میں تدفین ہو جائے
یہ اِک خواہش بہر صبح و مسا کی

درود آغاز میں بھی، ختم پر بھی!
ہوئی پوری، اگر ایسے دعا کی

لٹاتا جاں کو ناموسِ نبی ﷺ پر
یہی تو راہ ہے واحد بقا کی

یہ ہے محمود اسرا کی حقیقت
تھی قربت آشنا سے آشنا کی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جدھر مصطفیٰ ﷺ کی نظر ہو گئی
مشیّت کی صورت اُدھر ہو گئی

جو بات آ گئی یاد سرکار ﷺ کی
کہانی مری معتبر ہو گئی

کرم جب ہُوا مجھ پہ غفّار کا
تو نعتِ شہِ بحر و بر ﷺ ہو گئی

چھڑا ذکر جو غیرِ سرکار ﷺ کا
تو جو بات تھی، بے اثر ہو گئی

پکارا پیمبر ﷺ کو میں نے جُونہی
اُسی وقت اُن کو خبر ہو گئی

نقوشِ قدومِ نبی ﷺ پہ چلے
تو شامِ الم کی سحر ہو گئی

جونہی دیکھا روضے کو محمودؔ نے
تو رقّت سے آنکھ اُس کی تر ہو گئی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتیں کہوں، میں اپنے نبی ﷺ پہ پڑھوں درود
دو کام حبّذا یہ مُقدّر میں رہ گئے

چُپ سادھ لی لبوں نے دیارِ رسول ﷺ میں
آثار پیار کے دلِ مضطر میں رہ گئے

آیا کبھی جلالِ نُبوّت جو جوش میں
پائے نبی ﷺ کے نقش بھی پتھر میں رہ گئے

آفاق پہ مدینے کی تصویر چھا گئی
منظر سمٹ کے سارے اس منظر میں رہ گئے

ساری فضائے شہرِ نبی ﷺ ہے ضیا فروز
ماہ و نُجوم و شمس تو چکّر میں رہ گئے

طیبہ میں چند جذبے نظر سے عیاں ہوئے
باقی تمام فکرِ سخنور میں رہ گئے

کچھ تو ریا ہے اور ہے کچھ جلبِ مَنفعت
کیسے رذائل نعت کے خُوگر میں رہ گئے

محمودؔ کو تو کرنا پڑی ہے مراجعت
کچھ خوش نصیب شہرِ پیمبر ﷺ میں رہ گئے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نقوشِ قلب اُبھارے نہ کیوں وہ محضر پر
مدحِ پاکِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض ہے سخنور پر
رکھا ہے جو بحفاظت تمام ٹرکی نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں کا ہے نقش ایک پتھر پر
بتا دیے ہیں زمانے کو کھل کے خالق نے
کیے ہیں فیصلے جو مرضئ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
یہاں وہاں کی جو سب کامیابیاں چاہے
تو اُس کو چاہیے پہنچے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر
وہ جگمگاتے ہیں، تنویر عام کرتے ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور پڑا شمس و ماہ و اختر پر
خلاف ورزئ حکمِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ جو پاؤں
میں ایسے مال کو کیونکر رکھوں نہ ٹھوکر پر
علیل ہوں تو مجھے بھی شفا کی خواہش ہے
اسی لیے ہے نظر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر پر
کہوں میں نعت، بُلایا بھی جاؤں طیبہ میں
مجھے نہ ناز ہو محمودؔ کیوں مقدر پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے دام ایک بندہ ہوں میں آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کیا مجھ سے تذکرہ ہے ثواب و عذاب کا
آیا وہ ربِّ ہر دو جہاں کی نگاہ میں
راہی ہوا جو راہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
مُنکر نکیر سُن کے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتِ پاک
منہ دیکھتے ہی رہ گئے میرے جواب کا
طیبہ میں پائے درسِ وقارِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دیکھے جو تُو طلوع وہاں آفتاب کا
تبدیل ہو کے رہ گئی ہیئت جہان کی
ایسا دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درسِ انقلاب کا
تجھ کو درِ رسولِ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے گا کیا
تیرا اگر نہ ذوق ہُوا اکتساب کا
دھڑکن کے ساتھ حمد یا نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہے
پہلا سبق ہے یہ مرے دل کے نصاب کا

آنکھیں ہوئیں جو یادِ پیمبر ﷺ میں باوضو
ہو گا ترشح تجھ پہ کرم کے سحاب کا

ربِ جہاں نے نام نبی ﷺ کا نہیں لیا
موقع جہاں بھی آیا ہے کوئی خطاب کا

حیدرؓ کی آنکھ پل میں صحت یاب ہو گئی
تھا معجزہ حبیبِ خدا ﷺ کے لُعاب کا

میں قبر میں کروں گا مدیحِ رسولِ پاک ﷺ
آیا جو موقع مجھ سے سوال و جواب کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب دل میں ہے عقیدتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
تب لب پہ ہوگی مدحتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ

ایماں خدا پہ شرط ہے اسلام کی اگر
ایماں کی شرط الفتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ

سب انبیاءِ سابقہ، میثاق کے طفیل
دیتے رہے بشارتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ

جو مانگا، وہ دیا مجھے ربِ کریم نے
لیکن ملا بدولتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ

"تِلکَ الرُّسُل" کے فقرۂ دلکش سے ہے عیاں
نبیوں پہ ہے فضیلتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ

پندرہ سو سال ہونے کو آئے ہیں، اور ہے
ضرب المثل صداقتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ

جن و ملک ہوں یا ہوں طیور و وحوش و انس
کس پر نہیں عنایتِ سرکارِ ہر جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روزِ نشور ہم پہ کھلیں گی حقیقتیں
ظاہر جو ہو گی شوکتِ سرکارِ ہر جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو کھجوروں سے کرتے رہے "ڈِنر"
یہ بھی ہے ایک سُنّتِ سرکارِ ہر جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپس میں ہم رحیم ہوں، دشمن سے سخت ہوں
یہ ہے ہمیں ہدایتِ سرکارِ ہر جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ادنیٰ سہی پہ اُمّتی محمودؔ بھی تو ہے
کم تو نہیں یہ نسبتِ سرکارِ ہر جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہو اگر ہدایت احادیثِ پاک سے
پاؤ گے رب کی رحمت احادیثِ پاک سے

جو لائے اپنے خالق و مالک سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
واضح ہوئی شریعت احادیثِ پاک سے

سمجھے حقیقی معنوں میں دنیا کے فلسفی
قرآن کی فضیلت احادیثِ پاک سے

احکامِ کبریا کے منابع یہی تو ہیں
قرآن کی ہے قربت احادیثِ پاک سے

اُس پر عمل کرو گے تو پا جاؤ گے فلاح
ملتی ہے جو نصیحت احادیثِ پاک سے

دنیا کی ساری دولتیں اُس سے حقیر ہیں
پاؤ گے تم جو دولت احادیثِ پاک سے

قرآنِ پاک میں ہیں فرامینِ کبریا
اس کی ملی شہادت احادیثِ پاک سے

اللہ سے اور اس کے حبیبِ کریم ﷺ سے
کامل ہوئی عقیدت احادیثِ پاک سے

ہر حکمِ رب کی، منہجِ دینِ متین کی
ظاہر ہوئی ہے حکمت احادیثِ پاک سے

فوز و فلاحِ مردِ مسلماں یہی تو ہے
محمودؔ رکھنا اُلفت احادیثِ پاک سے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قوسین کا بھی فاصلہ اُس نے گھٹا دیا
رُتبہ نبی ﷺ کا اتنا خدا نے بڑھا دیا

جو ذوقِ حاضریٔ درِ مصطفیٰ ﷺ دیا
نعتوں کا گویا مجھ کو خدا نے صلہ دیا

ان کو مدیحِ سرورِ دیں ﷺ پر لگا دیا
جس جس کو بھی کریم نے ذہنِ رسا دیا

اپنے قریبِ عرشِ بریں پر بُلا لیا
رب نے حبیبِ پاک ﷺ کو یہ مرتبہ دیا

جس سے چراغ جلتے چلے جائیں تا ابد
رب نے نبی ﷺ کی شکل میں ایسا دیا دیا

پیشِ نظر رضائے رسولِ کریم ﷺ تھی
خلاقِ کائنات نے جو فیصلہ دیا

توہین بُولہب نے اگر کی حضور ﷺ کی
قرآں نے اُس کو فقرۂ "تَبَّتْ یَدَا" دیا

میرے حضورِ پاک ﷺ ہیں نورانیت بدوش
باطل کا دیکھتے ہیں سب بجھتا ہوا دیا

سب کی تھی ۹۲ کے عدد تک ہی انتہا
گنتی کا اور ہر سبق میں نے بھلا دیا

پھر چل دیا دیارِ رسولِ کریم ﷺ کو
پہلے تو صاف میں نے کیا سب لیا دیا

رب نے طفیلِ مدحتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
محمودؔ کو تو اِک دلِ بے مُدّعا دیا

*****

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نکتہ اس شب کا کہاں رب نے کوئی فرما دیا
پردہ اِسرا میں اُٹھا کر بھی، اُسے اخفا دیا

بے نیاز اس کو تعلّق ہائے دنیا سے کیا
مصطفیٰ صَلِّ علیٰ نے جس کو اُنس اپنا دیا

ہم نے اُن کے حکم سے کوئی نہ رکھ کر واسطہ
کوکبِ قسمت جو تھا اپنا، اُسے گہنا دیا

جو بقیعِ پاک میں تدفین کی خاطر چلا
اس کی میّت کو فرشتوں تک نے بھی کندھا دیا

میرے آقا ﷺ کی سخاوت کا عجب انداز ہے
قطرہ مانگا گر کسی نے، آپ نے دریا دیا

نعت جس دن ایک بھی مجھ سے نہ ہو پائی کوئی
جاننے والوں نے آ آ کر مجھے پُرسا دیا

دیکھ کر امروز میرا رب نے طیبہ میں مگن
میرے ہاتھوں میں کرم کا تمغۂ فردا دیا

جو درودِ پاک کے بارے میں آیا قلب میں
میں نے اُس پیغام کو احباب میں پھیلا دیا

آپ ﷺ سے پہلے بنی آدم پراگندہ رہے
نظمِ اجزائے معارف آپ ﷺ نے فرما دیا

جالیاں کیا چومتا، مجھ کو دکھائی تک نہ دیں
ابرِ گوہر بار نے آنکھوں کو یوں دھندلا دیا

مجھ پہ ہے محمودؔ یہ رب کے کرم کی انتہا
ذوق مجھ کو حاضریٔ شہرِ طیبہ کا دیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل ﷺ کے عامل ہیں اَنگنت
گویا خدا کے لطف کے حامل ہیں اَن گنت

ممکن نہیں کہ کوئی بیاں کر سکے انھیں
محبوبِ کبریا ﷺ کے فضائل ہیں اَن گنت

طے ہوں گی سب توسُّطِ سرکارِ پاک ﷺ سے
عرفانِ ذات کی جو منازل ہیں ان گنت

وردِ درود سے جو دھڑکتے ہیں روز و شب
چوکھٹ پہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی دل ہیں ان گنت

احوال جانتے ہیں نبی ﷺ میرے مُلک کے
کم ہیں وسائل اور مسائل ہیں ان گنت

ان میں ریا کی کارگزاری کہاں نہیں
نعتِ نبی ﷺ کی یوں تو محافل ہیں ان گنت

محمودؔ ہی تو صرف نہیں اُن کا نعت گو
بُستانِ مصطفیٰ ﷺ کے عنادِل ہیں ان گنت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات جو کرنی ہو، وہ محمودؔ مت مبہم کرو
جب کرو مدحِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کرو، محکم کرو

وردِ اسمِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر پیہم کرو
تم بھی وہ پاؤ، استیصالِ رنج و غم کرو

گنبدِ خضرا کی یادوں سے کرو شاداب دل
ذکرِ شہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آنکھ کو پُرنم کرو

جب رسائی ہو حضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
آنکھ محوِ التجا ہو اور سر کو خم کرو

چھوڑو مت صبح و مسا وردِ درودِ پاک کو
عادتِ تقلیدِ ربِّ دہر مستحکم کرو

اس طرح خوش ہوں گے تم سے محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہو سکے تو کارِ بہبودِ بنی آدم کرو

سانس کی ڈوری کو اس سے منسلک رکھنا رشیدؔ
جتنی بھی ہو مدحتِ سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار رب کا، پیار کی سب صورتوں سے مختلف
قربِ "اَوْ اَدْنٰی" ہے ساری قربتوں سے مختلف

اہتمام اس کا کیا رب نے برائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رفعتِ ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے رفعتوں سے مختلف

اس میں تو محبوبیت بھی ہے، نبوّت ہی نہیں
عصمتِ محبوبِ رب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے عصمتوں سے مختلف

پوچھو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ سے کہ کیا پائی نہیں
صحبتِ سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحبتوں سے مختلف

دیکھنے والے تو قدسی تھے، انھی سے پوچھ لو
کیا نہیں معراجِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیرتوں سے مختلف

مختصر اور ساری آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا سے متّصف
سورۂ کوثر ہے دوجی سورتوں سے مختلف

اس میں جاؤ جاں سے، پاؤ زندگی جاوداں
الفتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے سب الفتوں سے مختلف

تھے اُویسِ پاکؓ سب سرمایہ داروں سے بڑے
دولتِ عشقِ نبی ﷺ ہے دولتوں سے مختلف

شرط اتنی ہے، تعلّق ہو نبی ﷺ کے شہر سے
ہے کھجوروں کا مزا سب لذّتوں سے مختلف

یہ تو ہے محمودؔ تقلیدِ خدائے ہر جہاں
مدحتِ سرکار ﷺ سمجھو مدحتوں سے مختلف

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بندے مصطفیٰ صلِّ علیٰ کا ذکر کرتے ہیں
وہ گویا دل سے اپنے کبریا کا ذکر کرتے ہیں

مری خاکِ مدینہ سے وفا کا ذکر کرتے ہیں
مَلک محمودؔ جب میری قضا کا ذکر کرتے ہیں

فَتَرضٰی اور ترضٰھا زبانوں سے نکلتا ہے
نبی ﷺ کے نام لیوا جب رضا کا ذکر کرتے ہیں

مُحِبّانِ رسولِ پاک ﷺ کا ہم نام لیتے ہیں
کبھی جب صاحبانِ اِتّقا کا ذکر کرتے ہیں

جو زیرِ بحث آتا ہے اثر نعتِ پیمبر ﷺ کا
بُصیریؒ نے جو پائی اُس رِدا کا ذکر کرتے ہیں

صحت یابی کی خواہش، تن دُرستی کی تمنّا میں
نبی ﷺ کے شہر کی آب و ہوا کا ذکر کرتے ہیں

جنھوں نے سیرتِ سرکار ﷺ کو اعمال میں ڈھالا
مسرّت سے وہی روزِ جزا کا ذکر کرتے ہیں

عقیدت کا اثر جن کو مری نعتوں میں ملتا ہے
وہی ہیں جو مرے ذہنِ رسا کا ذکر کرتے ہیں

علالت کا اگر خدشہ ہمیں محسوس ہوتا ہے
تو شہرِ نور کے دارُالشفا کا ذکر کرتے ہیں

حقیقت کو حروفِ انتہا تک لے کے آتے ہیں
اگر اپنی فنا، اُن ﷺ کی بقا کا ذکر کرتے ہیں

نبی ﷺ کی نعت میں تو عاجزی محمودؔ لازم ہے
وہ ہیں بدبخت جو اس میں اَنا کا ذکر کرتے ہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مادح و ذاکرِ خدا ہے سرورِ کونین ﷺ کا
حبّذا کیا مرتبہ ہے سرورِ کونین ﷺ کا

نام جب سے لے لیا ہے سرورِ کونین ﷺ کا
میری جانب رُخ رہا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

حشر میں لاحق نہ ہو گی کوئی بھی مشکل ہمیں
فضلِ رب ہے، آسرا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

مُتّبع عاداتِ سرکارِ مدینہ ﷺ کا ہُوا
اُمّتی جو باوفا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

ایسی اپنائیں دنیا نے کب دیکھیں، سُنیں
وہ ہیں اُس کے، کبریا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

سروری اور بے نوائی ہیں یہاں پر مختلف
شاہ وہ ہے، جو گدا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

میں سمجھتا ہوں کہ خلّاقِ دو عالم کے سوا
ہر کوئی نا آشنا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

روز و شب محمودؔ کے تسکین زا کیسے نہ ہوں
ذکر جب صبح و مسا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں آ پہنچا تو ہوں محبوب رب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک مسکن تک
گماں ہوتا ہے جیسے بند ہو جائے گی دھڑکن تک

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابؓ کی قسمت کا کیا کہنا
نظر جن کی پہنچ سکتی تھی اُن کے روئے روشن تک

ہم اُن کے نام لیوا ہیں تو سچ پر کیوں نہیں چلتے
صداقت مانتے تھے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمن تک

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یادوں میں بھیگے رہنے کے باعث
کوئی آتش شدائد کی نہ پہنچی میرے دامن تک

رہائی دیجیے قیدِ رذائل سے ہمیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کھلا ملتا نہیں محبس میں ہم کو کوئی روزن تک

انھیں پھر سے اسی نیکی کے رستے پر لگا دیجیے
دھنسے عصیاں کی دلدل میں مسلماں آج گردن تک

یہی انسانیت ہے، مومنیت ہے، محبّت ہے
لٹانا اسمِ سرکارِ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے تن من تک

یقیں جن کو نہیں محمودؔ امدادِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
بھٹکتے جا رہے ہیں لوگ وہ تخمین تک، ظن تک

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زاہد لگا وہ شخص مجھے، پارسا لگا
مدّاحِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو آ لگا

جس نے سر اپنا ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھکا دیا
مجھ کو وہ اپنے آپ سے بھی کچھ بڑا لگا

جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیچ بھنور میں دُہائی دی
اس کا سفینہ دم میں کنارے پہ جا لگا

رب نے لگا دیا ہے درودِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
مجھ کو یہ نعتِ سرورِ کُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صلہ لگا

جس کے بیاں میں حبِّ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ تھا سبق
وہ مولوی تو دین کا بہروپیا لگا

جو کچھ مرے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا مجھے
وہ ربِّ ذُوالجلال ہی کا فیصلہ لگا

زنگیؔ کا کارنامہ مرے دل پہ نقش ہے
وہ بادشاہ مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گدا لگا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارِ الٰہا! اتنا مجھے اعتنا ملے
تیرے حبیب ﷺ کا یا ترا آسرا ملے

اس سے زیادہ کیا ہمیں معراج کا شعور
قصرِ دنا میں آشنا سے آشنا ملے

راضی تُو اپنے آپ پر اللہ کو سمجھ
تجھ کو اگر حبیبِ خدا ﷺ کی رضا ملے

سرکار ﷺ کے قدم کی طرف جو پڑھے نماز
زیرِ قدم نہ کیوں اُسے ظلِّ ھُما ملے

تم اس کی سربلندی پہ ایمان لائیو
جس شخص کا مُواجہہ پہ سر جھکا ملے

دنیا میں تندرستی رہے ساتھ ساتھ ہو
مجھ کو ملے تو شہرِ نبی ﷺ میں قضا ملے!

گھیرے میں یہ بھی مختلف بیماریوں کے ہے
محمودؔ کو بھی مثلِ بصیریؒ ردا ملے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بات سچ ہے اور یہی میں نے سدا کہی
مدّاحِ حضور ﷺ سُنی میں نے یا کہی

دل میں نہیں جزا و صلہ کا خیال بھی
نعتِ نبی ﷺ کہی ہے یا حمدِ خدا کہی

فرمایا دستِ سرورِ عالم ﷺ کو حق کا ہاتھ
مرضی نبی ﷺ کی اپنی خدا نے رضا کہی

نعتِ حضور ﷺ اُس کا رہا نکتۂ مرکزی
شعر و بیاں میں بات جو صبح و مسا کہی

آقا ﷺ سے معرفت ملی غفار کی ہمیں
اس کے سوا ہے حق کوئی؟ کہیے خدا کہی

گنجائش اِس میں شک کی نہ پیدا ہوئی کبھی
ہم نے عطا نبی ﷺ کی خدا کی عطا کہی

"مَا یَنطِقُ" کا ہے یہی محمودؔ مدّعا
جو بات مصطفیٰ ﷺ نے کہی ہے بجا کہی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُڑے سرکار ﷺ جب اِسرا سے واپس
تو آئے پردۂ اخفا سے واپس

نبی ﷺ کے گنبدِ اخضر پہ ٹھہری
نظر پلٹی اگر کعبہ سے واپس

جو اُن کے اِذن سے جاتا ہوں طیبہ
تو آتا بھی ہوں میں ایما سے واپس

مقامِ آقا ﷺ کا جو ہم کو بتاتا
کوئی پلٹا نہیں عُقبیٰ سے واپس

نہیں سرکار ﷺ سے اُس کا تعلق
پھرا جو عہد کے ایفا سے واپس

کیا خوش ہم نے اپنے کبریا کو
گئے مکّہ کو جب طیبہ سے واپس

کسی دن میں نہیں آؤں گا آخر
دیارِ آقا و مولا ﷺ سے واپس

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہاتفِ غیبی یہ دیتا ہے ندا ہر دور میں
ہیں احادیثِ پیمبر ﷺ رہنما ہر دور میں

میرے آقا ﷺ کا رہے گا حشر تک سکّہ رواں
حکمراں کوئی نہیں اُن کے سوا ہر دور میں

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کے واسطے ہے رہنما
غازی علمُ الدینؒ کا ذوقِ وفا ہر دور میں

ہر زمانے کے علالت آشنا پہنچے وہاں
ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ دارالشفا ہر دور میں

باقی سب رستے فنا منزل، فنا حاصل رہے
راہِ سرور ﷺ ہی رہی راہِ بقا ہر دور میں

باقی دنیا میں بہار آتی، خزاں آتی رہی
سرورِ عالم ﷺ کا ہے گنبد ہرا ہر دور میں

محسنِ انسانیت محمودؔ وہ لاریب ہیں
ہے ضروری میرے آقا ﷺ سے وفا ہر دور میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسان کو حضور ﷺ نے یوں رہنمائی دی
خلاقِ ہر جہاں سے اُسے آشنائی دی

نامِ نبی ﷺ کی جس کسی نے بھی دُہائی دی
سب مشکلات سے اسے رب نے رِہائی دی

موسیٰ ؑ کو کوہِ طور تک محدود کر دیا
آقا ﷺ کو لامکاں تک رب نے رسائی دی

خُود اختیاری فقر عطا رب نے یُوں کیا
سلطانی دی حضور ﷺ کو تو بوریائی دی

خالق نے مادحانِ نبی ﷺ پر کرم کیا
مال و منال سے اُنھیں بے اعتنائی دی

دنیا میں تن دُرستیاں وہ بانٹتا پھرا
بیمار، جس کو میرے نبی ﷺ نے دوائی دی

مجموعہ ہائے نعت کے سایے میں چھپ گیا
محمود نے فرشتوں کو ایسے جھکائی دی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیوی رُتبے کا جو اظہار ہیں اورنگ و تاج
زیرِ پائے چاکرِ سرکار ﷺ ہیں اورنگ و تاج

ناپسندِ خاطرِ سرکارِ ہر عالم ﷺ جو تھا
اُس غرور و فخر کے آثار ہیں اورنگ و تاج

اِکتنازِ زر سے بچنے کو کہا سرکار ﷺ نے
اِکتنازِ زر کا اک شہکار ہیں اورنگ و تاج

بوریا سرکار ﷺ کا جن کی نگاہوں میں نہیں
صرف اُن بندوں کو ہی درکار ہیں اورنگ و تاج

جن بھی بختوں کو آقا ﷺ کی توجّہ مل گئی
ایسے لوگوں کے لیے بیکار ہیں اورنگ و تاج

جس سے بچنے کا دیا ہے سرورِ عالم ﷺ نے حُکم
مظہرِ پندار و استکبار ہیں اورنگ و تاج

حکم ہے سرکار ﷺ کا معیار اپنے واسطے
غیر معیاری ہیں، دُور از کار ہیں اورنگ و تاج

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک ہی دُھن میں ہے ہر نغمہ مرا گایا ہُوا
شعر جو مجھ سے ہُوا ہے، نعت پیرایہ ہُوا

عجز کی کٹیا میں وہ رحمت نبی ﷺ کی پائے گا
قصرِ اِستکبار ہو جس شخص نے ڈھایا ہوا

جس کو الفت تھی رسولِ محترم ﷺ سے وہ ہوا
داخلِ ہنگامہ ہائے حشر اِترایا ہوا

شدّت احساسِ عصیاں سے نکل سکتا نہیں
میں مدینے میں پہنچ جاتا ہوں شرمایا ہوا

منقبت جس نے کہی اُمِّ رسولُ اللہ ﷺ کی
میں سمجھتا ہوں وہ بندہ میرا ماں جایا ہوا

حدّتِ خورشیدِ روزِ حشر سے خطرہ نہیں
شفقتِ سرکارِ والا ﷺ کا اگر سایہ ہوا

کامیاب آخر وہی محمودؔ ہوگا دہر میں
جو نظامِ آقائے ہر عالم ﷺ کا ہے لایا ہُوا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعلّق اُن سے رکھ کر پائے گا تو سُود بے شُبہ
کرائیں گے نبی ﷺ دیدار دیر و زُود بے شبہ

خدا نے رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن اُن کو بنایا ہے
تو جاری ہر زمانے پر ہے اُن کا جُود بے شبہ

اطاعت بھی تقاضا ہے پیمبر ﷺ کی محبّت کا
نبی ﷺ کے سامنے اُمّت کی ہے بہبود بے شبہ

ملے گا نورِ قربت، دور ہو گا ہر دُھواں تجھ سے
کہ شمعِ الفتِ سرکار ﷺ ہے بے دُود بے شبہ

جب احکامِ رَسُوْلُ اللہ ﷺ سے سرتابیاں کی ہیں
بکھر کر رہ گیا اُمّت کا تار و پُود بے شبہ

انھی سے زندگی پائی، انھی کے در پہ جاں دوں گا
مری وابستہ ہے آقا ﷺ سے ہست و بُود بے شبہ

رسولِ پاک ﷺ اس کی مغفرت کا حکم دے دیں گے
ہے مدّاحِ حبیبِ کبریا ﷺ محمودؔ بے شبہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے میرے لیے خاص آگہی کر دی
نبی ﷺ کے ذکر سے منسوب ہر گھڑی کر دی

نبی ﷺ کے آنے سے پہلے تو گھپ اندھیرا تھا
مرے حضور ﷺ نے دنیا میں روشنی کر دی

یہ یادِ سرورِ عالم ﷺ کا معجزہ ہی تو ہے
کہ چہرہ پھول کیا، آنکھ شبنمی کر دی

زیادتی ہے مقدّر کے ساتھ یہ اُس کی
درودِ پاک میں جس شخص نے کمی کر دی

خدا نے دے کے خوشی حاضریٔ طیبہ کی
ہماری جان ہر اک رنج سے بری کر دی

حضورِ پاک ﷺ نے ایسا کرم کیا مجھ پر
مری مدینے میں مقسوم حاضری کر دی

اَنا، غرور، تعلّی، نہ کچھ تبختُر ہے
نبی ﷺ نے میرے مقدر میں عاجزی کر دی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے "رَفَعْنَا" سے جو رفعت بے زوال
پائی ہے آقا ﷺ نے شوکت بے زوال

جو جہانوں کے لیے سرور ﷺ کی ہے
ہے خدا شاہدؔ وہ رحمت بے زوال

مصطفیٰ ﷺ کی حرفِ "فَضَّلْنَا" سے ہے
سارے نبیوںؑ پر فضیلت بے زوال

کام جو آئے گی "یَوْمُ الدِّیْن" تک
وہ ہے سرور ﷺ کی ہدایت بے زوال

ہے پیمبر ﷺ کے قدومِ پاک سے
طیبہ و مکّہ کی حُرمت بے زوال

اقرباؓ ہوں یا صحابہؓ آپؐ کے
اُن کی ہے ہر ایک نسبت بے زوال

حَبَّذا، محمودؔ حاصل ہو گئی
الفتِ آقا ﷺ کی دولت بے زوال

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ آپ ہیں روحِ وجود، جانِ وجود
نہیں تھا آپ سے پہلے کہیں نشانِ وجود

انھی کے دم سے ہے قائم مِرا جہانِ وجود
نبی ﷺ ہیں حاکمِ جاں اور حکمرانِ وجود

تمکین پائی ہے اس میں محبتِ سرور ﷺ
ملا ہے روح کو جس روز سے مکانِ وجود

یہ پوچھا جائے گا، تو نے درود کتنا پڑھا
بروزِ حشر ہُوا جب بھی امتحانِ وجود

رہائی پا کے یہ پہنچے گا شہرِ آقا ﷺ تک
ہے مُرغِ روح تو محبوسِ آشیانِ وجود

رسولِ پاک ﷺ سے میرا علاقہ قائم ہے
میں ترجمانِ عدم ہُوں کہ قصّہ خوانِ وجود

نبی ﷺ کے دم سے ہے، ان کے کرم سے ہے محمودؔ
کروں بیان جو بہ اجمال داستانِ وجود

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرِ طیبہ میں جو ہے، وہ چشمِ گریاں اور ہے
آگ کا اس سے جو اُٹھتا ہے، وہ طوفاں اور ہے

خاکِ طیبہ سے شفا سب مانتے ہیں، وہ تو ہے
اس حوالے سے ولیکن میرا ارماں اور ہے

مصطفیٰ ﷺ کی معرفت رب تک پہنچنا ہے مجھے
کیا نبی ﷺ کا اور ہے، خالق کا عرفاں اور ہے؟

تا قیامت سلسلہ یہ ختم ہو سکتا نہیں
مجھ پہ ہر لحظہ حبیبِ حق ﷺ کا احساں اور ہے

کس طرح استاذ ہو سکتا ہے وہ سرکار ﷺ کا
کیا سوا جبریلؑ کے، گہوارہ جُنباں اور ہے؟

راہِ دنیا سے رہِ اُنسِ نبی ﷺ ہے مختلف
آرزوئے جادۂ رمزِ آشنایاں اور ہے

میزباں سرکار ﷺ کا محمودؔ ہے خُود کبریا
اور ہیں دنیا کے مہماں، رب کا مہماں اور ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بس وہ ہو سکتا ہے بندہ کاملِ علم و یقیں
جو ہو لطفِ مصطفیٰ ﷺ سے داخلِ علم و یقیں

رہنمائی وہ عطا فرمائی شہرِ علم نے
ضوفگن جس سے ہُوا مستقبلِ علم و یقیں

عالمِ علمِ خدائے لَم یَزَلْ ﷺ کا فیض ہے
اب دلِ انسانیت ہے مائلِ علم و یقیں

وہ سبق اُمّی لقب محبوبِ حق ﷺ کا ہے کہ جو
قائلِ تشکیک تھے، ہیں قائلِ علم و یقیں

بے یقینی کے بھنور میں ہو تو اُن ﷺ کا نام لو
پاؤ گے فی الفور یارو، ساحلِ علم و یقیں

پوچھیے اصحابِؓ محبوبِ خدا ﷺ سے کیا نہ تھی
محفلِ آقا و مولا ﷺ محفلِ علم و یقیں

آئے وہ سرکارِ والا ﷺ کی حدیثوں کی طرف
ہو اگر محمودؔ کوئی سائلِ علم و یقیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے جو راہِ نعتِ نبی ﷺ انتخاب کی
یہ ہیں عنایتیں شہِ عالی جناب ﷺ کی

مغرب کو عصر کر کے وہ منہ دیکھتا رہا
طاعت تھی ان ﷺ کے حکم پہ یہ آفتاب کی

سمجھو تو بے شمار ہیں، یعنی ہیں اَن گنت
شانِ نبی ﷺ میں آیتیں اُمُّ الکتاب کی

میں نے سوالِ قبر پہ نعتِ نبی ﷺ پڑھی
بر وقت مجھ کو سوجھ گئی تھی جواب کی

نعت و درودِ پاک ﷺ میں لیتا ہوں مَیں مزا
نیّت نہیں ہے حاشا مِری کچھ ثواب کی

بیتی نبی ﷺ کی نعت سُناتے ہُوئے مِری
ساعت سرِ نشور جو تھی احتساب کی

محمودؔ پہلی بار جب طیبہ رسا ہُوا
اُنچاسویں برس ملی تعبیر خواب کی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول پاک ﷺ کا تذکار جس گفتار میں آئے
خداوندا! وہی میرے لب اظہار میں آئے

زمانہ رُک گیا تھا، تھم گئی تھی ہر جگہ حرکت
مرے سرکار ﷺ جب خالق کی خلوت زار میں آئے

نبی ﷺ نے عاجزی تعلیم فرمائی ہے اُمت کو
غضب اللہ کا ہر حرف استکبار میں آئے

درونِ قبر میں رقصِ مسرت میں مگن ہو جاؤں
حوالہ میرے آقا ﷺ کا جو استفسار میں آئے

اہمیت مجھے معلوم ہے جب مدحِ سرور ﷺ کی
تو کیوں غیرِ نبی ﷺ کا ذکر تک اشعار میں آئے

وہاں کی بھی سفارش ہم سے زائر ساتھ لائے ہیں
خدا کے گھر سے ہو کر آپ ﷺ کی سرکار میں آئے

نبی ﷺ کے نام لیوا اپنے ہیں محمودؔ بے شبہ
جو دشمن ہیں پیمبر ﷺ کے، صفِ اغیار میں آئے

☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہاتھ جب پھیلائے گا سرور ﷺ کے دامن کی طرف
حشر میں دیکھے گا رب محمودؔ کے من کی طرف

اس کو میرے سرورِ کونین ﷺ سے کیا واسطہ
جو چلا مایا کی جانب، جو گیا دھن کی طرف

جس نے پائے دُوریٔ شہرِ نبی ﷺ کے جیٹھ ہاڑ
آنکھ لگ جاتی ہے اُس بدرے کی ساون کی طرف

کیا اثر اس پر نہیں تسبیح صَلّی اللہ کا
تم لگاؤ کان میرے دل کی دھڑکن کی طرف

کیوں یقیں تجھ کو نہ ہو سرکار ﷺ کی امداد کا
کیوں نظر تیری اُٹھے تخمین کی، ظن کی طرف

ان کی نظریں بھی نبی ﷺ کے پاؤں کی جانب رہیں
دیکھ سکتے کیا صحابہؓ رُوئے روشن کی طرف

زندگی پائے گا تجھ کو چھپانا آئے گا
عندلیب زارا! چل طیبہ کے گلشن کی طرف

میری خواہش ہے پزیرائی ملے سرکار ﷺ سے
لوگ دیتے ہیں توجہ شعر کے فن کی طرف

دوری و مجبوری سرور ﷺ نے وہ ڈالا اثر
چل پڑا محمود پیغمبر ﷺ کے مسکن کی طرف

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہاں تو کھوٹے جو سکے تھے ہم سے چل جاتے
پہنچتے طیبہ تو ارمان سب نکل جاتے
درِ نبی ﷺ پہ جو آواز اونچی ہو جاتی
تو ضائع سارے کے سارے ترے عمل جاتے
اثر جو ہوتا عمل پر نبی ﷺ کی سیرت کا
تمام رنج و الم تیرے سر سے ٹل جاتے
ہم ایسے لوگ تو قدموں سے چل کے جاتے ہیں
جو اہلِ عشق تھے طیبہ وہ سر کے بل جاتے
درود پڑھتے پہنچتے دیارِ سرور ﷺ میں
اسی طرح سے سوئے ربِّ لم یزل جاتے
مدد نہ شاملِ حال آپ ﷺ کی اگر ہوتی
رہِ صواب سے بندے سبھی پھسل جاتے
بحثِ حساب و کتابِ نشور میں اترے
پکڑ کے دامنِ سرکار ﷺ کو مچل جاتے
نبی ﷺ کا نام جو محمود لب پہ آ جاتا
زمیں پہ گرنے سے پہلے ہی ہم سنبھل جاتے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ سرور ﷺ چھیڑ، ہر اک داستاں کو چھوڑ کر
حسنِ معنی دیکھ تو حسنِ بیاں کو چھوڑ کر

خود الگ بیٹھا ہے ہر شے سے خدائے انس و جاں
عالمِ انسانیت میں رازداں کو چھوڑ کر

یوں لگا، جیسے میں خالی جسم کو لے کر چلا
جب چلا آقا ﷺ کے سنگِ آستاں کو چھوڑ کر

جب فرستادے نے دی دعوت انھیں اللہ کی
لامکاں کو چل دیے سرور ﷺ مکاں کو چھوڑ کر

میزبانی کی روایت کا تقاضا قُرب تھا
کیوں الگ رہتا کہیں رب میہماں کو چھوڑ کر

طیبہ پہنچا تو بہارِ گنبدِ اخضر ملی
بلدۂ لاہور میں آیا خزاں کو چھوڑ کر

آ رہا ہوں شہرِ سرور ﷺ میں اکیلا ان دنوں
خوش ہوں اس رستے میں ہر اک کارواں کو چھوڑ کر

اس کی آنکھیں ہوں گی سرکار ﷺ کے در کی طرف
جائے جب محمودؔ پُر عصیاں جہاں کو چھوڑ کر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتائے طور موسیٰ کی حقیقت
کہے عرش اپنے آقا ﷺ کی حقیقت

سوا مہمان کے اور میزباں کے
کسے معلوم اسرا کی حقیقت

ہیں دونوں منتسب میرے نبی ﷺ سے
یہ ہے امروز و فردا کی حقیقت

ضمانت مل گئی محبوبِ رب ﷺ کی
یہ ہے تدفینِ طیبہ کی حقیقت

نہ جب تک مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ لو گے
تو کیا جانو گے رؤیا کی حقیقت

پیمبر ﷺ کے علاوہ اور کسی کو
نہیں معلوم عقبیٰ کی حقیقت

خرد کھوئیں، اگر ہم جان جائیں
جو ہے یٰسٓ و طٰہٰ ﷺ کی حقیقت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کسی کو مصطفیٰ ﷺ کا نقشِ پا ملتا نہیں
منزلِ عرفانِ حق کا راستہ ملتا نہیں

کیا بصیریؒ کی مثال خوش نہیں ہے سامنے
کس کا کہنا ہے کہ نعتوں کا صلہ ملتا نہیں

اصطلاحِ رُوئے روشن کیا سمجھ میں آئے گی
گردِ طیبہ سے اگر چہرہ اَٹا ملتا نہیں

گھوم پھر کر ہم نے دیکھے ہیں بہت قُبّے مگر
شہرِ طیبہ سا کوئی گنبد ہرا ملتا نہیں

بے تعلّق چھانتے پھرتے ہو کیا سارا جہاں
کیا مدینے سے بھی خالق کا پتا ملتا نہیں

کیا افادیّت وہ جانے گا درودِ پاک کی
وِرد جس کے ہاں یہ ہر صبح و مسا ملتا نہیں

مانگنا سیکھو زبانِ دل سے صدرِ روح سے
دوستو! سرکارِ ہر عالم ﷺ سے کیا ملتا نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خادمِ در جو ہے محمودؔ تو در کس کا ہے
نام لیوا ہے سخنور یہ مگر کس کا ہے

اوجِ افلاک پہ تم اپنے تئیں پاتے ہو
کس جگہ پہنچے ہو آخر کو یہ در کس کا ہے

جب مددگار قیامت میں پیمبر ﷺ ہوں گے
ایسی صورت میں عزیزو! تمھیں ڈر کس کا ہے

لوگ تو سارے ہی روضے کی طرف تکتے ہیں
دیکھا جاتا ہے وہاں دیدۂ تر کس کا ہے

ہجر کس کا ہے یہ دوری ہے کہاں کی آخر
آنکھ میں اس کے اثر سے یہ گہر کس کا ہے

روز میں "صلِّ علیٰ" پڑھ کے یہی سوچتا ہوں
قلب تو میرا ہے اس میں یہ گزر کس کا ہے

جو جھکا در پہ ہے رُخ اس کا ہے رفعت کی طرف
در یہ کس ہستی کا ہے محمودؔ یہ سر کس کا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ رب ﷺ سے اگر نعت میں خطاب رہے
نظر کے سامنے اللہ کی کتاب رہے

نگاہ میں جو تری منزلِ مدینہ ہو
تو تیرے زیرِ قدم جادۂ صواب رہے

اگر ہے چادرِ سرکار ﷺ کی طلب تجھ کو
نعوتِ کعبؓ و بصیریؒ سے اکتساب رہے

نبی ﷺ کے دستِ سخا کو جو تُو رہے تکتا
ہر ایک شے تجھے ہر وقت دستیاب رہے

کلام جو بھی کہو مدحتِ پیمبر ﷺ میں
نبی ﷺ کی نسبتوں سے اُس کا انتساب رہے

مرے گناہوں کو تم جمع کرتے جاتے ہو
نظر میں قدسیو! نعتوں کا بھی حساب رہے

جلالِ کعبہ نے تو خشک کر دیے آنسو
مدینے پہنچے تو محمودؔ آب آب رہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہُوا ظاہر تری گفتار سے
پیار ہو تو دل سے ہو سرکار ﷺ سے

نورِ ایمان و یقیں حاصل کرو
شہرِ طیبہ کے تجلّی زار سے

جنّتِ طیبہ کے جب طالب ہوئے
واسطہ اپنا ہو کیسے نار سے

سب تھے مُتحیّر مَلک معراج میں
مصطفیٰ ﷺ کی تیزیٔ رفتار سے

مادحانِ مصطفیٰ ﷺ محشر کے دن
کیوں نہ اُٹھیں گے صفِ اَبرار سے

ہیں نبی ﷺ کے خادمان و چاکراں
بے تعلّق نکبت و ادبار سے

جس نے چھیڑا ذکرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ
بات میں نے اس سے کی ہے پیار سے

مصطفیٰ ﷺ چاہیں تو بلوا لیں ابھی
سارے اندیشے ہیں دُور از کار سے

جانے کیوں؟ کرتے نظر آتے ہیں لوگ
دشمنی سرکار ﷺ کے آثار سے

ہو درِ آقا ﷺ پہ نعت با ادب
کم نہ کوئی نعت ہو معیار سے

بے مثیل و بے عدیل و بے نظیر
تھا کرم سرکار ﷺ کا اغیار سے

دوستو! بد دل نہ ہو جانا کہیں
راہِ طیبہ کے کسی آزار سے

پا لیا محمودؔ نے نورِ بصر
مسکنِ سرکار ﷺ کے دیدار سے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمتِ اعزاز کی تفہیم کو
دے دیا کوثر الف نے میم کو

حرفِ "مَا یَنطِقُ" کا یہ مفہوم ہے
عظمتیں آقا ﷺ کی ہیں تسلیم کو

سَیر پر اُن ﷺ کو خدا جب لے چلا
جھک گئے افلاک بھی تعظیم کو

کر دیا زیرِ نگیں سرکار ﷺ کے
خالقِ ہر شے نے ہفت اقلیم کو

ہجر و وصلِ مسکنِ سرکار ﷺ نے
راہ دکھلائی اُمید و بیم کو

سارا قرآں، ہر حدیثِ مصطفیٰ ﷺ
ہیں فقط انسان کی تعلیم کو

نعت میں حدِ ادب ملحوظ ہو
لفظ ہوں سرکار ﷺ کی تکریم کو

☆☆☆☆☆

ایسا نہیں کہ متقی ہوتے ہیں سرفراز
آقا ﷺ کے سب غلام ہی ہوتے ہیں سرفراز

خالق کو اور نبی ﷺ کو سمجھتے ہیں ہم کریم
ان سے بھی اور اُس سے بھی ہوتے ہیں سرفراز

اپنے ہوں یا پرائے ہوں، بے شبہ و گماں
آقا ﷺ کے لطف سے سبھی ہوتے ہیں سرفراز

دے گا مدد نبی ﷺ کا کرم روزِ حشر بھی
جس سے کہ لوگ جیتے جی ہوتے ہیں سرفراز

سر کو جو اُن ﷺ کے در پہ جھکاتے ہیں بے جھجک
وہ لوگ ہیں جو دائمی ہوتے ہیں سرفراز

جو روضۂ رسول ﷺ پہ دیتے ہیں حاضری
جنّت سے وہ تو پیشگی ہوتے ہیں سرفراز

محمودؔ سب سے بڑھ کے ہے سرکار ﷺ کا مقام
ویسے تو حق سے سب نبیؑ ہوتے ہیں سرفراز

☆☆☆☆☆

مقام کوئی جہاں میں نہیں وہاں کی طرح
"نہیں ہے طُور بلند اُنؐ کے آستاں کی طرح"

جسے بھی دیکھا، اُسے سرفگندہ پایا ہے
درِ نبی ﷺ پہ جُھکی خلق، آسماں کی طرح

اِدھر حضوری کی خواہش نے سر اُٹھایا تھا
نبی ﷺ کے شہر سے آئی نسیم "ہاں" کی طرح

نمازِ عشق و محبّت کے واسطے۔ لوگو!
بُلا رہا ہے درودِ نبی ﷺ اذاں کی طرح

ہُوا جو شہرِ محبّت کے ہجر میں مصرع
بُکا و آہ کی مانند تھا، فغاں کی طرح

خدا کی یہ مرے سرکار ﷺ سے محبّت ہے
انھی کے واسطے ڈالی ہے ہر جہاں کی طرح

نہ جس میں غیرِ پیمبر ﷺ کی کوئی بات ملے
کہو تو قصّہ کوئی، میری داستاں کی طرح

خدا نے شہرِ پیمبر ﷺ کی کھائی ہے سوگند
نہیں ہے خاک جہاں میں کہیں جہاں کی طرح

کبھی نہ جن میں ہُوا اختلافِ رائے تک
محب حضور ﷺ کے ہیں ایک خانداں کی طرح

نبی ﷺ کے شہر سدا رنگ میں جو آئی ہے
ملی ہے موت وہی عُمرِ جاوداں کی طرح

قدم حضور ﷺ کے اِس پر جو خواب میں آئیں
تو میرا دل بھی ہو پُرنور کہکشاں کی طرح

سروں پہ اہلِ ولا کے، بروزِ حشر تنا
درودِ سرورِ کونین ﷺ سائباں کی طرح

نہیں کلیم حبیبِ خدا ﷺ کے ہم رُتبہ
"نہیں ہے طُور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

مگن رہا ہے جو محمودؔ مدحِ سرور ﷺ میں
وہ نکتہ بیں کی طرح ہے، وہ نکتہ داں کی طرح

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ نے جو نظم لکھی بہرِ فصاحت
وہ نعتِ پیمبر ﷺ میں ڈھلی بہرِ سعادت

جو بات پیمبر ﷺ نے کہی بہرِ ہدایت
تیرے لیے لازم ہے وہی بہرِ اطاعت

باعث تھا وہ میثاق جو خالق نے لیا تھا
آقا ﷺ کے لیے آئے نبی بہرِ بشارت

مولود پہ سرور ﷺ کے، خوشی کیوں نہ منائیں
انسان کو وہ صُبح ملی بہرِ مسرّت

محشر کے شدائد کے حقائق میں، خدا نے
مامور کیا ایک نبی ﷺ بہرِ شفاعت

سرکارِ بہیں جاہ کے مسکن کی طرف کو
تقدیر مجھے لے کے چلی بہرِ مسافت

محمودؔ نوا "صَلِّ وَسَلِّمْ" کی ہو جس میں
پڑھنا تو درود آپ وہی بہرِ عبادت

..........صنعت ذوقافیتین فی الحاجب میں..........

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدمین کی طرف سے ہے خُورشید کا طلوع
فرماؤ تو بھلا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں

میزاب کا ہے شہرِ نبی ﷺ کی طرف کو مُنہ
میں پوچھتا رہا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں

کعبہ سیاہ، گنبدِ سرکار ﷺ سبز ہے
کیا کچھ پتا چلا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں

ہاتھ اُن ﷺ کا، ہاتھ ربِ جہاں کا کہا گیا
کوئی بتائے کیا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں

جتنی کشش مدینے میں ہے، اور کہیں نہیں
بتلاؤ تو ذرا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں

بالائے چرخ و عرش کہیں پر گئے نبی ﷺ
بتلائے گا خدا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں

احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل کی ہے شکل کیا
سوچیں تو "رہنما" کہ یہ کیسے ہے اور کیوں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے اُمتی اپنا وقار کھو بیٹھے
ملک میں ان کا تھا جو افتخار کھو بیٹھے

زباں پہ سیرتِ سرکار ﷺ ہے، عمل میں نہیں
نگاہِ رب میں یُوں ہم اعتبار کھو بیٹھے

جو ناتا قبۂ خضرا سے کم کیا ہم نے
خزاں کو پا لیا ہے اور بہار کھو بیٹھے

اُفقِ امتِ سرور ﷺ کے ٹوٹے تارے ہیں
ہمی تو ہیں کہ جو اپنا مدار کھو بیٹھے

ہمارے سامنے کچھ ایسے نعت گو بھی تو ہیں
تعلّی کرتے ہیں، جو انکسار کھو بیٹھے

سبب حضور ﷺ کے احکام سے ہے سرتابی
زمانے بھر میں جو مُسلم وقار کھو بیٹھے

ہمیں تو ذکرِ مدینہ سے صبر آتا ہے
وہ اور ہوں گے جو صبر و قرار کھو بیٹھے

نبی ﷺ کے نام پہ محمودؔ مرنا جینا تھا
مگر یہی جو تھا اپنا شعار کھو بیٹھے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ ہیں شافع اور سرِ خیلِ عاصیاں محمودؔ
تو کیوں نہ لائے عقیدت کے ارمغاں محمودؔ

انھیں عطا نہ کیے ہوں گے اُس نے کیا اعزاز
ہوئے حضور ﷺ جو خالق کے میہماں محمودؔ

انھی کے لطف و کرم سے تُو چلتا پھرتا ہے
حضور ﷺ کب نہیں تھے تجھ پہ مہرباں محمودؔ

چلے تو جاتے ہو ہر سال شہرِ انور میں
ادب سے رہنا مدینے میں، میری جاں محمودؔ

کرم جو تجھ پہ نبی ﷺ نے کیے ہیں، وہ لکھنا
رقم کرے اگر تُو اپنی داستاں محمودؔ

اسے ہو نارِ جہنّم کا خیال بھی کیوں کر
ہے سُوئے جنّتِ طیبہ رواں دواں محمودؔ

یہی ہے اس کا تخلّص، یہی ہے فخر کہ ہے
غلام زادۂ سرکارِ دو جہاں ﷺ محمودؔ

☆☆☆☆☆

سید ہجویر نعت کونسل

1- کونسل کے زیرِ اہتمام چوتھے سال کا دوسرا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ ۳ فروری ۲۰۰۵ کو نماز مغرب کے فوراً بعد چوپال (ناصر باغ لاہور) میں ہوا۔ محمد اکرم سحر فارانی صاحب صدارت تھے۔ ان کے ساتھ میہمانان محترم ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی (سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان) اور کونسل کے چیئرمین راجا رشید محمود (ناظم مشاعرہ) بھی سٹیج پر موجود تھے۔ عزیز محترم طاہر ندیم نے تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کی۔ صاحبزادہ سید فیض الحسن سجادہ نشین آلو مہار شریف کے مجموعہ نعت ''ارمغانِ فیض'' کا یہ مصرع طرح کے طور پر دیا گیا تھا:

''ہے وقفِ عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ''

مشاعرے میں درج ذیل شعراء کرام کی طرحی نعتیں سامنے آئیں:

سحر فارانی، رفیع الدین ذکی قریشی، شہزاد مجددی، بشیر رحمانی، یونس حسرت امرتسری، ضیا نیر، محمد بشیر رزمی، عبدالوہاب قمر، حافظ محمد صادق، ایوب زخمی، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)، محمد ابراہیم عاجز قادری، اعجاز فیروز اعجاز، سید محمد اسلام شاہ، محمد طفیل اعظمی، پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، پیرزادہ حمید صابری، عبدالحمید قیصر، عابد اجمیری، صادق جمیل، عمران صابری اور راجا رشید محمود۔ محمد عبدالقیوم خاں طارق سلطانپوری (حسن ابدال)، صابر براری (کراچی)، تنویر پھول (کراچی)، ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی (کراچی)، صدیق فتحپوری (کراچی)، عزیز الدین خاکی القادری (کراچی) اور محبت خان بنگش (کوہاٹ) کی نعتیں ناظم مشاعرہ نے مشاعرے میں پڑھیں۔

صاحبزادہ سید فیض الحسنؒ کے بھانجے ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی نے مصرع طرح کی تشریح میں علمی نکات بیان کیے اور صاحبزادہ صاحبؒ کی علمی وجاہت اور دینی بصیرت کے مختلف پہلوؤں پر اظہارِ خیال کیا۔

مشاعرے میں گرہ کی یہ صورتیں نظر آئیں:

صاحبزادہ فیض الحسن:
ہے بیکسوں کے واسطے ہر روز روزِ عید
ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ

سحر فارانی:
پتھر بندھے ہیں پیٹ پہ لیکن خدا گواہ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

ذکی قریشی:
عیسیٰ کا مائدہ تو تھا نصرانیوں پہ وقف
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

صادق جمیل:
ملتا ہے سب کو رزق یہاں سے بقدرِ ظرف
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

طارق سلطانپوری:
محدود و مختصر نہیں احسانِ مصطفیٰ ﷺ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

شہزاد مجددی:
محدود کب ہے وسعتِ دامانِ مصطفیٰ ﷺ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

غلام زبیر نازش:
کونین پل رہے ہیں توسّل سے آپ کے
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

عبدالحمید قیصر:
اغیار و اقربا میں نہیں کوئی بھی تخصیص
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

عابد اجمیری:
یہ بھی بڑا کرم ہے یہ فیضانِ مصطفیٰ ﷺ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

عزیز الدین خاکی:
صدقے میں آپ ہی کے ملیں نعمتیں تمام
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

صابر براری:
ہوتے ہیں ہر گھڑی یہاں مہمانِ مصطفیٰ ﷺ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

فیض رسول فیضان:
صدقہ مرے حضور ﷺ کا کھاتے ہیں دو جہاں
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"
فیضان سچ ہے سید فیض الحسنؒ کی بات
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

حافظ محمد صادق:
کرتے شریک ماحضر ہر ایک کو نہ کیوں
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"
مخلوق سب خدا کی ہے مہمانِ مصطفیٰ ﷺ

ضیا نیر:
اس میں تمیز اسود و احمر ذرا نہیں
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"
شاہ و گدا ہیں سارے اسی در سے فیض یاب
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"
سب کو نوازتے ہیں وہ سلطانِ شرق و غرب ﷺ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

صدیق فتحپوری:
اللہ رے یہ خلقِ نبیؐ شانِ مصطفیٰ ﷺ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

یونس حسرت:
جو بھی نبی ﷺ کے در پہ گیا سیر ہو گیا
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

جمیل عظیم آبادی:
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

محمد اسلام شاہ:
کافر بھی آگے ہوتے ہیں مہمانِ مصطفیٰ ﷺ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"
کل کائنات پر ہے یہ احسانِ مصطفیٰ ﷺ

اعجاز فیروز اعجاز:
ہر دور کے لیے ہے یہ اعلانِ مصطفیٰ ﷺ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

عاجز قادری:
کھاتے ہیں سب حضور ﷺ کا صدقہ ہی بالیقیں
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

تنویر پھول:
لوٹا کہیں در سے خالی یہ ممکن نہیں ہے پھول
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

محب اللہ نوری:
کیا پوچھتے ہو وسعتِ دامانِ مصطفیٰ ﷺ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"
کہتا ہے برملا یہ ہر مہمانِ مصطفیٰ ﷺ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"
کچھ شک نہیں زمانہ ہے مہمانِ مصطفیٰ ﷺ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"
معطیٔ خدا قسیم ہم ہیں رسولِ پاک ﷺ
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"
صدقہ انھی کا بٹتا ہے کون و مکان میں
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"
ان کے حرم میں منظر افطار دیکھیے
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

دنیا کی نعمتیں ہوں کہ عقبیٰ کی راحتیں
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"
شاہ و گدا سبھی پہ ہیں ان کی نوازشیں
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

راجا رشید محمود:
کیسے نہ ہو گا فائدہ کامِ مفلساں
"ہے وقف عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

2- کونسل کے زیرِ اہتمام چوتھے سال کا تیسرا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ خواجہ محمد شفیع مدنی کی زیرِ صدارت ۳ مارچ ۲۰۰۵ کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال (ناصر باغ' لاہور) میں شروع ہوا۔ مدنی گرلنکس کے طاہر ندیم نے تلاوت قرآن مجید کی سعادت حاصل کی۔ خلیق قریشی مرحوم کے مجموعۂ نعت "برگِ سدرہ" سے ان کا درج ذیل مصرع طرح کے لیے دیا گیا تھا:

"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

خلیق قریشی کی یہ نعت محمد علی نے اپنے خوبصورت ترنم میں بارگاہِ مصطفوی (ﷺ) میں پیش کی۔ صاحبِ صدارت خواجہ محمد شفیع مدنی (آزاد کشمیر) ربع صدی سے زیادہ عرصہ مدینہ طیبہ میں رہے۔ انھوں نے صدارتی خطاب میں نعت اور نعت گوئی کی اہمیت وافادیت پر گفتگو بھی کی' اپنے پرسوز ترنم میں حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ اور مولانا حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کی نعتیں بھی سنائیں اور دعا بھی کرائی۔ مشاعرے کی نظامت حسبِ روایت "بزمِ نعت کونسل" کے چیئرمین راجا رشید محمود نے کی۔

اُمت' راحت' شفاعت قوافی اور "حضور ﷺ سے" ردیف میں محمد بشیر رزمی' صادق جمیل' صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)' عبدالحمید قیصر' محمد اکرم سحر فارانی (کاموکی)' محمد ابراہیم عاجز قادری' ضیا نیر' پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)' عابد اجمیری' محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)' ڈاکٹر عطاء الحق انجم فاروقی' سید محمد اسلام شاہ' صوفی منصور فائز' محمد طفیل اعظمی'

ایوب زخمی، خواجہ محمد سلطان کلیم اور راجا رشید محمود نے اپنی نعتیں حضور سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی بارگاہ میں پیش کیں۔ قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، تنویر پھول (کراچی) اور عبدالحمید قیصر (لاہور) کی نعتیں ڈاک سے وصول ہوئی تھیں۔

حضور ﷺ طوز نور قوانی اور "سے" ردیف میں رفیع الدین ذکی قریشی، پروفیسر فیض رسول فیضان، سحر قارانی، یونس حسرت امرتسری، محترم ایم زید کنول، عبدالوہاب قمر، حافظ محمد صادق اور راجا رشید محمود نے نعتیں پڑھیں۔ صدیق فتحپوری (کراچی)، جمیل عظیم آبادی (کراچی)، محبت خان بنگش (کوہاٹ)، طارق سلطانپوری (حسن ابدال)، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) اور غلام یاسین غازی (سنگیرہ ضلع بھکر) کی نعتیں ڈاک سے موصول ہوئی تھیں۔

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں:

خلیق قریشی:
کب تک رہے گا قبلۂ اول پہ دستِ کفر
فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے

صادق جمیل:
آقا ﷺ ہماری عظمتِ گم گشتہ ہو بحال
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

عاجز قادری:
کوئی غلام حضرتِ فاروقؓ بھیجیے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

محب اللہ نوری:
امداد کیجیے کہ ہم رسوا و خوار ہیں
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

منشا قصوری:
ہر سمت بہہ رہا ہے مسلمان کا لہو
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

یونس حسرت:
تنگ آ کے ظلم و جبر سے فسق و فجور سے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

ایوب زخمی:
اپنوں میں کشت و خوں ہے، پرائے ہیں تیغ زن
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

غلام یاسین غازی:
فتنوں کا دور آ گیا، امداد کیجیے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

طارق سلطانپوری:
نازل بلائیں ہم پہ ہیں نزدیک و دور سے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

ایم زید کنول:
کشتی کو ڈوبنے سے ہماری بچایئے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

تنویر پھول:
غیروں کو بھی نوازنے والے ﷺ کرم کریں
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

اکرم سحر فارانی:
للہ بچایئے ہمیں فسق و فجور سے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

عبدالحمید قیصر:
نانِ جویں و بازوئے حیدرؓ ہوں پھر عطا
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

منصور فائز:
ڈوبا ہی چاہتا ہے سفینہ بچائے کون
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

طفیل اعظمی:
الحاد و کفر و شرک اٹھائے ہوئے ہیں سر
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

صدیق فتحپوری:
شاہا! بچایئے ہمیں یوم النشور سے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

عابد اجمیری:
ہم عاصیوں کی لاج بھی رکھیے گا حشر میں

"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

عبدالوہاب قمر:
ہر سمت لٹ رہا ہے اثاثہ رسول ﷺ کا
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

جمیل عظیم آبادی:
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
یلغار دشمنوں کی ہے نزدیک و دور سے

انجم فاروقی:
دوزخ سے ہم کو آپ بچا لیجے حضور ﷺ
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

محبت خان بنگش:
اُمت کو ہر گناہ کی دلدل سے تو بچا
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

محمد سلطان کلیم:
کردار سے عیاں ہو عقیدت حضور ﷺ سے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

فیض رسول فیضان:
حق سے ہمیں حضور ﷺ معافی دلایئے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
سرکار ﷺ ہم جہاں میں کہیں کے نہیں رہے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
آقا ﷺ کرم کی ایک نظر کا سوال ہے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
اسلام کو جہان میں غلبہ نصیب ہو
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
للہ مشکلوں سے بچا لیجے حضور ﷺ
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

ضیا نیر:
کشمیر اور عراق و فلسطیں پہ ہو نظر
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
مقتل بنی ہوئی ہے پھر یہ ارضِ کربلا
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
افغان اور چیچن پہ ہیں ٹوٹیں قیامتیں
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

ذکی قریشی:
صرفِ نظر خطائیں ہوں ہر ایک فرد کی
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
دلوایئے نجات اسے فسق و فجور سے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

محمد اسلام شاہ:
اس عہد میں جہاد کی توفیق ہو نصیب
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
گمراہ حکمرانوں سے ہم کو ملے نجات
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

حافظ محمد صادق:
کون و مکان بھر گئے ہیں مکر و زور سے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
صید ستم بنی ہے یہودو ہنود کی
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

راجا رشید محمود:
لادینیت کے پنجے میں دیں ہے، بچایئے
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
صیہونیت کے دیو ستم سے اماں ملے

"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
یروشلم عراق اور کشمیر پہ کرم
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
یک جان ہوں ممالک اسلام دہر میں
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"
غارت ہوں سارے بش کے رفیقان نامراد
"فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے"

3- آئندہ مشاعروں کے لیے مصرع ہائے طرح یہ ہیں:

اپریل: ملا خدا بھی اگر کسی کو ملا محمد ﷺ کے آستاں سے (عزیز حاصلپوری)

مئی: ظہور اس عالم امکاں میں ہے سارا محمد ﷺ کا (بیان ویزدانی میرٹھی)

جون: قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں (حفیظ تائب)

جولائی: حبِ رسول ﷺ پائی ہے ربِ ودود سے (نعیم صدیقی)

اگست: آنکھوں کا نور آپ ہیں دل کا سرور آپ ﷺ (راز کاشمیری)

ستمبر: عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا (نظیر لودھیانوی)

اکتوبر: طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب (احمد رضا بریلوی)

نومبر: روشنی دل میں اتر آئی نظر کے راستے (حسرت حسین حسرت)

دسمبر: جس دل میں آرزوئے حبیبِ خدا ﷺ نہیں (حمید صدیقی لکھنوی)

متفرقات:

1- ریڈیو پاکستان کی پندرہ روزہ "محفلِ میلاد" کے لیے ۲۵ جنوری کو ریکارڈنگ ہوئی۔ سید الطاف الرحمن پاشا، شہزاد نامی، شمس الدین قصوری اور ملک نثار احمد نے نعت خوانی کی۔ مدیر نعت نے "حضور اکرم ﷺ ...... تیموں کے والی" کے موضوع پر تقریر کی۔ نظامت ضمیر فاطمی نے کی۔

پروڈیوسر سید ذوالفقار کاظم (پروگرام منیجر) تھے۔ یہ محفل میلاد ۲۷ جنوری کو نشر ہوئی۔

2- ۱۹ ذی الحجہ مدیر نعت کی اہلیہ کا یوم وصال تھا۔ چنانچہ اس دن (۳۰ جنوری ۲۰۰۵) کو مدیر نعت کے ہاں ان کے لیے ایصال ثواب کی محفل ہوئی۔

3- ۵ فروری کو ماہنامہ "نعت" کے ڈپٹی ایڈیٹر اظہر محمود کی خانہ آبادی تھی۔ مسرت کے اس موقع پر جو محفل منعقد ہوئی اس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد ڈاکٹر محمد عاشق مدنی نے قصیدہ بردہ شریف پڑھا۔ طاہر ندیم نے نعت خوانی کی۔ ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی نے گفتگو کی۔

4- ۳۰ ذی الحجہ (۱۰ فروری) کو مدیر نعت نے ریڈیو پاکستان کے پنجابی پروگرام کے لیے "اصلاحات فاروق اعظمؓ" کے موضوع پر تقریر ریکارڈ کرائی جو اسی دن نشر ہوئی۔ پروڈیوسر اکمل شہزاد گھمن تھے۔

5- سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت کے موقع پر ریڈیو پاکستان لاہور نے ایک خصوصی پنجابی پروگرام یکم محرم الحرام (۱۱ فروری) کو پیش کیا جس میں مولانا منیر احمد یوسفی اور ماہنامہ "نعت" کی سینئر ڈپٹی ایڈیٹر شہناز کوثر نے گفتگو کی۔ پروفیسر اسماء ملک کمپیئر تھیں۔ پروگرام اکمل شہزاد گھمن نے پیش کیا۔

6- ۱۹ فروری (۹ محرم الحرام) کو پرانی منڈی چوک (متصل امام بارگاہ) میں منعقدہ تقریب میں مدیر نعت نے "استقامتِ امام حسینؓ" کے موضوع پر تقریر کی۔ صوبیدار (ر) غلام محی الدین صدر اجلاس تھے۔

7- بارھویں محرم کے آغاز پر ۲۱ فروری کو نماز مغرب کے فوراً بعد مدیر نعت کے ہاں بارھویں کی محفل درود و نعت ہوئی جس میں ڈاکٹر محمد عاشق مدنی (اوکاڑا) نے قصیدہ بردہ شریف پڑھا۔ صلاح الدین، سید ہمایوں رشید، محمد علی اور طاہر ندیم نے نعت خوانی کی۔ مدیر نعت نے اپنی نعت اور منقبت حضرات حسنینؓ پیش کی۔ ڈاکٹر محمد عاشق نے دعا کرائی۔ بارھویں کی محافل کا آغاز خاموشی سے درود پاک پڑھنے سے کیا جاتا ہے۔

8- ۲۲ فروری کو ریڈیو پاکستان کی پندرہ روزہ "محفلِ میلاد" ریکارڈ کرائی گئی۔ محمد ارشد قادری، محمد افضل نوشاہی، محمود صدیقی اور عبدالقادر منہاس نے نعتیں پڑھیں۔ مدیر نعت نے "حضور اکرم ﷺ کا ہمسایوں کے ساتھ سلوک" کے موضوع پر تقریر کی اور دعا کرائی۔ قاری فقیر احمد چشتی نے تلاوت کی اور ضمیر فاطمی نے نظامت کی سعادت حاصل کی۔ پروڈیوسر ذوالفقار کاظم تھے۔ یہ محفلِ میلاد ۲۴ فروری (جمعرات) کو نشر ہوئی۔

9- ۲۵ فروری (جمعہ) کو عبدالمجید خاں مدنی ماہنامہ "نعت" کے دفتر تشریف لائے۔ ۲۶ فروری کو وہ واپس مدینہ طیبہ چلے گئے۔

10- حلقہ اعجازِ ادب کا چوتھا سالانہ نعتیہ مشاعرہ ۲۶ فروری کو آٹھ بجے رات حسبِ سابق مدیر نعت راجا رشید محمود کی صدارت میں ہوا۔ بشیر رزمی، سلطان رشک (مدیر "نیرنگِ خیال" راولپنڈی)، پروفیسر جعفر بلوچ اور سعد اللہ شاہ مہمانانِ خصوصی تھے۔ بشیر رحمانی، عزیز کامل، یونس حسرت، نسیم سحر، مسعود منظر، پروفیسر عاشق رحیل، اقبال راہی، رضا عباس رضا، عبدالحکیم وفا، صادق جمیل، پروین سجل، سحر فارانی، منصور فائز، مجید تنویر، زبیدہ حیدر زیبی اور دیگر شعرا نے حمد، نعت اور سلام کا نذرانہ پیش کیا۔ اعجاز فیروز اعجاز نے نظامت کی اور ان کے صاحبزادے ارسلان اعجاز نے تلاوتِ قرآن مجید کی سعادت حاصل کی۔ مدیر نعت نے کلام بھی سنایا اور دعا بھی کرائی۔

11- ۴ مارچ ۲۰۰۲ کو مدیر نعت کی بیگم فوت ہوئی تھیں۔ ۴ مارچ ۲۰۰۵ کو ان کے ایصال ثواب کی محفل ہوئی جس میں خواجہ محمد شفیع مدنی (آزاد کشمیر) اور ثناء اللہ بٹ نے نعتیں پڑھیں۔ خواجہ صاحب نے دعا کرائی۔

12- ۶ مارچ کو تحریک تکمیلِ اسلام کے زیرِ اہتمام بابا فرید روڈ (ریٹیگن روڈ) پر مدیر نعت نے سورۃ النساء کے ۲۲ ویں رکوع کا درس دیا۔ ساڑھے دس سے بارہ بجے تک اس درسِ قرآن کے بعد ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی نے تائیدی اختتامی گفتگو کی۔

13- ۲۷ محرم الحرام کو مدیر نعت کی والدہ کے یومِ وصال کے موقع پر ان کے لیے ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔

☆☆☆☆☆

راجا رشید محمود کے مجموعہ ہائے نعت

1- ورفعنا لک ذکرک: ۲ حمدیں، ۳۷ نعتیں اور ۱۲ مناقب ہیں۔ ۱۹۷۷ء، ۱۹۸۱ء، ۱۹۹۳ء (۱۳۶ صفحات)

2- حدیثِ شوق: ۷۸ نعتیں ہیں۔ ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۳ء، ۱۹۸۶ء (۱۷۶ صفحات)

3- منشورِ نعت: اردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ء (۱۷۶ صفحات)

4- سیرتِ منظوم: نعت کی دنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۹۹۲ء (۱۲۸ صفحات)

5- ۹۲ (نعتیہ قطعات): بسوطاً دیباچہ۔ ۱۹۹۳ء (۱۱۲ صفحات)

6- شہرِ کرم: ۱۹۲، ۱ نعتیں، ۱۳۳ فردیات، ۸۷ متفرق اشعار اور ۹۷ قطعات۔ ۱۹۹۶ء (۱۹۲ صفحات)

7- مدحِ سرکار ﷺ: ۹۳ نعتیں اور ۹۳ فردیات۔ ۱۹۹۷ء (۱۲۲ صفحات)

8- قطعاتِ نعت: ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔ ۱۹۹۸ء (۱۱۰ صفحات)

9- حی علی الصلوٰۃ: ایک حمد، ۹۳ نعتیں، ۹۳ فردیات۔ ہر شعر میں درود پاک کا ذکر۔ ۱۹۹۸ء (۱۵۲ صفحات)

10- مخمساتِ نعت: دنیائے نعت میں مخمسات کا پہلا مجموعہ۔ ۵۰ خمسے۔ ۱۹۹۹ء (۱۱۲ صفحات)

11- تضامینِ نعت: علامہ محمد اقبالؒ کے ۵۳ اشعارِ نعت پر تضمینیں۔ ۲۰۰۰ء (۱۲۲ صفحات)

12- فردیاتِ نعت: ۵۸۰ فردیات۔ اردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۰ء (۱۰۸ صفحات)

13- کتابِ نعت: ۲۰۰۰ء (۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات

14- حرفِ نعت: ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۰ء (۱۱۲ صفحات)

15- نعت: ۵۳ نعتیں۔ ہر شعر میں "نعت" کا ذکر۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۱ء (۱۱۲ صفحات)

16- سلامِ ارادت: غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ ۲۰۰۱ء (۱۰۳ صفحات)

17- اشعارِ نعت: شاعر کا دوسرا اردو مجموعہ فردیات (۹۶ صفحات)

18- اوراقِ نعت: ۵۳ نعتوں کا ایک اور مجموعہ جس کی پانچ نعتیں مدینہ طیبہ میں کہی گئیں۔ ۲۰۰۲ء (۹۶ صفحات)

19- مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم: ۵۳ نعتوں کا مجموعہ۔ ۲۰۰۲ء۔ صفحات ۹۶

20- عرفانِ نعت: ۹۳ نعتیں۔ ہر نعت قرآن پاک کے حوالے سے۔ ۲۰۰۲ء۔ ۱۸۲ صفحات

21- دیارِ نعت: میر تقی میر کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۲ء۔ صفحات ۱۰۲

22- تسبیحِ نعت: ۱۰۱ نعتیں۔ ۲۰۰۳ء۔ صفحات ۱۵۲
23- صباحِ نعت: ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۳ء

24- احرامِ نعت: (۹۳ نعتیں) ۲۰۰۳ء
25- شعاعِ نعت۔ (۹۳ نعتیں)

26- دیوانِ نعت (ردیف وار ۹۳ نعتیں)
27- منتشراتِ نعت۔ (اردو فردیات کا تیسرا مجموعہ۔ ۵۳۶ فردیات)

28- وارداتِ نعت ...... زیرِ تدوین
29- نعتاں دی اَتی (۱۹۸۷ء) پنجابی مجموعہ نعت

30- حق دی تائید (۱۹۵۶ء) پنجابی مجموعہ نعت
31- ساڈے آقا سائیں ﷺ (۲۰۰۱ء) پنجابی مجموعہ نعت

32- تجلیاتِ نعت
33- حمد میں نعت

محترم شہزاد احمد (کراچی)
کے تحائف

(۱) خزینۂ نعت مرتبہ عبدالرؤف صدیقی (۲) نعت کا سمندر مرتبہ منور علی عطاری (۳) نور کائنات مرتبہ سید راحت علی رحمانی (۴) نور کائنات مرتبہ اکبر علی (۵) مدحتِ شاہِ دو عالم ﷺ مرتبہ محمد زکریا شیخ اشرفی (۶) میلاد بزم ثنا مرتبہ فاروق نازاں (۷) ''دنیائے نعت'' کراچی۔ نعت نمبر مارچ ۲۰۰۴ء (۸) ساقی کوثر ﷺ از خان اختر ندیم نقشبندی (۹) مقصودِ کائنات از ادیب رائے پوری (۱۰) ضیائے مصطفی ﷺ از ضیاءالحسن ضیا (۱۱) رہبر نعت از صوفی رہبر چشتی (۱۲) نعتِ نیر از ریاض الحسن جیلانی نیر (۱۳) جانِ کون و مکاں ﷺ از خورشید فاطمہ شجیع (۱۴) سلام ان پر از مسرور کیفی (۱۵) بہشتی چراغ از قاسم حسین ہاشمی (۱۶) جشنِ آمد رسول ﷺ از عابد بریلوی (۱۷) نگارِ عقیدت از حافظ عبدالغفار حافظ (۱۸) شاہِ مدینہ از یعقوب احمد خان قادری (۱۹) بحضور غوث اعظم مرتبہ فرید احمد قریشی (۲۰) آغوشِ رحمت از عبدالکریم قادری بجلیم عطاری (۲۱) اعتراف مرتبہ خان اختر ندیم (۲۲) ادیب رائے پوری (۲۳) رہبرِ غزل از صوفی رہبر چشتی (۲۴) دینی محافل کی نظامت مرتبہ محمد طارق بن زیاد۔

محترم شہزاد احمد صاحب نے اپنے مرتبہ مندرجہ ذیل انتخاب بھی بھیجے:

(۱) وہی خدا ہے (۲) پھر مدینے چلا (۳) شاہ زمنی کی مدنی (۴) ہمارا نبی ﷺ (۵) مدینے کی گلی (۶) ان کا چرچا رہے گا (۷) چراغِ بزم ایماں ہو (۸)

خواتین کی مشہور نعتیں (۹) شہرِ دیں ﷺ کو دل میں (۱۰) آقا آقا بول بندے (۱۱) بگڑی بناؤ کی مدنی (۱۲) مدینے کی تمنا (۱۳) آقا مدینے والے ﷺ (۱۴) مشہور پنجابی نعتیں (۱۵) مرا دل تڑپ رہا ہے (۱۶) آئی نسیم کوئے محمد ﷺ (۱۷) جشنِ آمد رسول ﷺ اللہ ہی اللہ (۱۸) آئی اجل کو ٹالنے والے (۱۹) روضۂ انور دکھایئے (۲۰) رحمت کا در کھلا ہے (۲۱) طیبہ کی زیارت (۲۲) یارب تیرے محبوب ﷺ کا (۲۳) خلق کے سرور شافع محشر ﷺ (۲۴) نعتیں بانٹتا جس سمت (۲۵) رسول مجتبیٰ ﷺ مجھے کملی میں چھپا لو (۳۰) گنبدِ خضرا نظر آئے (۳۱) خوشبو ہے دو عالم میں (۳۲) صرف ان کی رسائی ہے (۳۳) محمد شمعِ محفل (۳۴) میری جان مدینے والے۔

....

آئندہ شمارہ

اشاعتِ خصوصی: مئی جون 2005

طرحی نعتیں

اشاعتِ خصوصی ۳۰ مئی کو سپرد ڈاک کی جائے گی

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا حمد و نعت پر مزید کام

تحقیقِ نعت:

(۱) پاکستان میں نعت ۔ ۲۲۴ صفحات ۔ ۱۹۹۳ (۲) خواتین کی نعت گوئی (۲۲۹ نعت گو خواتین کا تذکرہ) ۲۳۶ صفحات ۔ ۱۹۹۵ (۳) غیر مسلموں کی نعت گوئی (۱۸۹ ہندوؤں، ۱۶ سکھوں، ۳۰ عیسائیوں اور ۲ مرزائیوں کی نعت گوئی کا تفصیلی تذکرہ) ۲۰۴ صفحات ۔ ۱۹۹۳ (۴) اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا ۔ جلد اول ۱۹۹۳ ۔ ۴۰۸ صفحات (۵) اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا ۔ جلد دوم ۔ ۱۹۹۳ ۔ ۴۰۰ صفحات (۶) نعت کیا ہے؟ ۔ ۱۱۲ صفحات ۔ ۱۹۹۷ (۷) اقبال و احمد رضا: مدحت گرانِ پیغمبر ﷺ ۔ ۱۱۲ صفحات ۔ چار ایڈیشن (۸) انتخابِ نعت ۔ ۱۹۹۵ ۔ ۱۱۲ صفحات (۹) مقدمہ "نعت کائنات" ۔ ۳۵۰۰ سطور سے زاید پر مشتمل تحقیقی مقالہ ۔ (۱۰) ایک بھولا بسرا نعت گو (مولانا ضیاء الدین دہلوی) (کل ۲۳۲۴ صفحات)

تدوینِ نعت:

(۱) مدیحِ رسول ﷺ (۲) نعت خاتم المرسلین ﷺ (۳) نعت کائنات (۴) نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کا انتخاب) (۵) قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) (۶) مدیحِ سرورِ کونین ﷺ (۷) حسنِ نعت (۸) طرحی نعتیں حصہ اول (۹) طرحی نعتیں حصہ دوم (۱۰) طرحی نعتیں حصہ سوم (۱۱) طرحی نعتیں حصہ چہارم (۱۲) طرحی نعتیں حصہ پنجم (۱۳) طرحی نعتیں حصہ ششم (۱۴) نعت کیا ہے (۱۵) اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو حصہ اول، دوم، سوم، چہارم (۱۶) نعت ہی نعت ۔ ۱۲ حصے (۱۲۵۰ صفحات) (۱۷) غیر مسلموں کی نعت ۔ چار حصے (۱۸) لاکھوں سلام ۔ دو حصے (۱۹) کلام ضیاء القادری ۔ دو حصے (۲۰) اسلام ضیاء ۔ دو حصے (۲۱) آزاد بیکانیری کی نعت ۔ دو حصے (۲۲) حسن رضا بریلوی کی نعت (۲۳) غریب سہارنپوری کی نعت (۲۴) علامہ اقبال کی نعت (۲۵) بہزاد لکھنوی کی نعت (۲۶) محمد حسین فقیر کی نعت (۲۷) اختر الحامدی کی نعت (۲۸) شیدا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت (۲۹) کافی کی نعت (۳۰) لطف بریلوی کی نعت (۳۱) جوہر میرٹھی کی نعت (۳۲) عبد القدیر حسرت صدیقی کی نعت (۳۳) حفیظ فاروقی کی نعت (۳۴) حمید صدیقی کی نعت (۳۵) عابد بریلوی کی نعت (۳۶) وارثیوں کی نعت (۳۷) نعتیہ مسدس (۳۸) آزاد نعتیہ نظم (۳۹) نعتیہ رباعیات (۴۰) تضمینیں (۴۱) نور علیٰ نور (۴۲) استغاثے (۴۳) موجِ نور (۴۴) فیضانِ رضا (۴۵) رسول ﷺ نمبروں کا تعارف ۔ چار حصے (۴۶) حضور ﷺ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال (۴۷) نعتِ قدسی ۔
(کل ۶۹۰۹ صفحات)

تدوینِ حمد:

(۱) حمدِ باری تعالیٰ ۔ ۱۱۲ صفحات ۔ ۱۹۸۸ (۲) حمدِ خالق ۔ ۲۳۲ صفحات ۔ ۲۰۰۳
(کل ۳۴۴ صفحات)

دیگر موضوعات پر راجا رشید محمود کی ۳۰ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔
(کل ۹۵۷۷ صفحات)

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى

سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا

مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَعَلٰى اٰبَائِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ

اے اللہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ان کے آباءِ عظام، آلِ اطہار اور صحابہ کرام

(رضی اللہ عنہم) پر درود و سلام اور برکت بھیج